وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ

صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلم

رحمۃ للعالمین

بحیثیت

محسنِ انسانیت

مؤلفین

محمد اسلم گل

میجر (ریٹائرڈ)

محمد رفیق احمد میمن

صدر

امان جی ایجوکیشنل سوسائٹی (رجسٹرڈ)

ٹنڈو جہانیاں، حیدرآباد چھاؤنی، پاکستان

رحمۃ للعالمین ﷺ بحیثیت محسنِ انسانیت

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور کامل و اکمل دُرود و سلام ہو سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، ہمارے آقا، حضرت محمد ﷺ پر جن کی مبارک محنت سے زندگی میں دلوں کو اور مرنے کے بعد قبروں کو منور فرمایا اور جن کا ظہور تمام عالم کے لئے رحمت ہے اور آپ ﷺ کی آل اولاد اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر جو ہدایت کے ستارے ہیں اور دین اسلام کے پھیلانے والے ہیں، نیز اُن مؤمنین اور مؤمنات پر بھی جو ایمان کے ساتھ ان کا اتباع کرنے والے ہیں۔

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی خاص صفت مبارکہ جو قرآن حکیم نے بار بار اور مختلف پیرایوں میں بیان فرمائی ہے، وہ آپ ﷺ کی صفت ''رحمت'' ہے۔ آپ ﷺ میں رحم اور شفقت کا جذبہ اس قدر تھا کہ آپ ﷺ نے زندگی بھر اپنی ذاتِ اقدس کے لئے کسی سے انتقام نہیں لیا، بلکہ وہ لوگ جنہوں نے اپنی جان، مال، وقت، طاقت آپ ﷺ کی مخالفت میں وقف کر دی تھیں، جب نادم ہو کر آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے انہیں بلا امتیاز معاف فرما دیا۔

رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ کو اپنی رحمت کے سبب یہ گوارا نہ تھا کہ کوئی بھی انسان کفر و شرک اور اپنی بداعمالیوں پر قائم رہ کر اپنے آپ کو مستحق عذاب قرار دے لے۔ یہ فکر ہر وقت سینہ مبارک میں رہتی کہ ساری انسانیت جہنم سے بچ کر جنت میں جانے والی بن جائے۔ آپ ﷺ کو لوگوں کی ہدایت کی اس قدر فکر تھی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو بار بار آپ ﷺ کو تسلیاں دینی پڑیں کہ آپ ﷺ ان کے ایمان نہ لانے پر اس حد تک

افسوس نہ کریں کہ آپ ﷺ کی جان ہی اس صدمے سے جاتی رہے۔ آپ ﷺ کی رحمت کے تقاضے تھے کہ دن بھر خلق خدا کی ہدایت، تعلیم اور تزکیہ میں مصروف رہتے اور رات بھر اپنی امت کی بھلائی، نجات وفلاح اور رہدایت کے لئے دعائیں مانگتے تھے۔

رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا کوئی لمحہ اور آپ ﷺ کی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں تھا، جس میں آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس کائنات کے لئے بالعموم اور انسانوں کے لئے بالخصوص ''رحمتِ مجسم'' کے طور پر جلوہ گر نہ ہو۔

☆ رحمت عامہ کی ضرورت

رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کی بعثت سے قبل انسانیت کی پستی اس حد کو پہنچ چکی تھی کہ اب کسی مصلح اور معلمِ اخلاق کے بس کی بات نہ تھی۔ ہر طرف یہ کیفیت تھی کہ پوری نوع انسانی خودکشی پر کمر بستہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس صورتِ حال کی جو تصویر کھینچی ہے اور رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کی بعثت کے احسان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

(آل عمران۔ ۱۰۳)

ترجمہ: اور اللہ کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہوگئے، اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو اللہ نے تم کو اس سے بچا لیا۔

سورہ الروم میں ارشادِ خداوندی ہے:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا کَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ

(الروم: ۴۱)

ترجمہ: لوگوں کی بداعمالیوں کے باعث خشکی اور سمندر میں ہر طرف فساد پھیل چکا۔

ان حالات میں عرب کی بے آب و گیاہ سرزمین پر سیّد الاولین والآخرین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا گیا، تاکہ صرف عرب کو نہیں، پورے عالم انسانیت کو نہیں، بلکہ تمام جہانوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کے سائبان تلے کھینچ لائیں۔

رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ نے فرمایا!

میری اس دعوت وہدایت کی مثال، جس کے ساتھ مجھے دُنیا میں بھیجا گیا ہے، ایسی ہے جیسے ایک شخص نے آگ روشن کی، جب اس کی روشنی گردوپیش پھیلی تو وہ پروانے اور کیڑے جو آگ پر گرا کرتے ہیں، ہر طرف سے اُمنڈ کر اس میں گرنے لگے، اسی طرح سے تم آگ میں گرنا چاہتے ہو اور میں تمہاری کمر پکڑ پکڑ کر تم کو اس سے بچاتا ہوں۔

(صحیح بخاری)

مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ اپنی تالیف ''**نبی رحمت ﷺ**'' میں تحریر فرماتے ہیں:

''حقیقت یہ ہے کہ ہمارا یہ دور بلکہ قیامت تک کا پورا دور محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت، دعوت اور مساعی جمیلہ کے حساب میں ہے۔ آپ ﷺ کا پہلا کام یہ تھا کہ آپ ﷺ نے اس تلوار کو جو نوع انسانی کے سر پر لٹک رہی تھی کہ اس کے سر پر گر کر اس کا کام تمام کردے، اس تلوار کو اٹھالیا اور اس کو وہ تحفے عطا کیے، جنہوں نے اس کو نئی زندگی، نیا حوصلہ، نئی طاقت، نئی عزت اور نئی منزل سفر عطا کی اور آپ ﷺ کی برکت سے تہذیب وتمدن، علم وفن، روحانیت واخلاص اور تعمیر انسانیت کا ایک نیا دور شروع ہوا''۔

(بحوالہ: نبی رحمت ﷺ)

رحمۃ للعالمینی کے مظاہر

☆ وحدتِ فکرِ انسانی

﴿ عقیدہ توحید کی تعلیم ﴾

رحمۃ للعالمین، محسن انسانیت، حضرت محمد ﷺ کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ آپ ﷺ نے دُنیا کو عقیدہ توحید کی نعمت عطا فرمائی ، ایسا انقلاب انگیز، حیات بخش ، عہد آفریں اور معجز نما عقیدہ دُنیا کو نہ پہلے کبھی ملا اور نہ قیامت تک کبھی مل سکتا ہے۔ یہ انسان جس کو شاعری، فلسفہ اور سیاست میں بڑے بڑے دعوے ہیں اور جس نے قوموں ،ملکوں کو بارہا غلام بنایا، عناصر اربعہ پر اپنی حکومت چلائی ، پتھر میں پھول کھلائے اور پہاڑوں کا جگر کاٹ کر دریا بہائے اور جس نے کبھی خدائی کا بھی دعویٰ کیا، یہ اپنے سے کہیں زیادہ مجبور ذلیل ، بے حس وحرکت ، بے جان ومردہ اور بعض اوقات خود اپنی ساختہ چیزوں کے سامنے جھکتا تھا، ان سے ڈرتا اور ان کی خوشامد کرتا تھا۔ یہ پہاڑوں ، دریاؤں ، درختوں ، ارواح وشیاطین اور مظاہر قدرت ہی کے سامنے نہیں ، بلکہ کیڑوں ، مکوڑوں تک کے سامنے سجدہ ریز ہوتا تھا اور اس کی پوری زندگی انہیں سے خوف وامید اور انہیں خطرات میں بسر ہوتی تھی ، جس کا نتیجہ بز دلی، ذہنی انتشار، وہم پرستی اور بے اعتمادی تھا۔ حضور اقدس ﷺ نے اس کو ایسے خالص، بے آمیز، سہل الفہم، حیات بخش عقیدہ توحید کی تعلیم دی جس سے وہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے سوا، ہر ایک سے آزاد، نڈر اور بے فکر ہو گیا۔ اس میں ایک نئی قوت ، نیا حوصلہ، نئی شجاعت اور نئی وحدت پیدا ہوئی۔ اس نے صرف اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کو کارساز حقیقی، حاجت روائے مطلق اور نافع وضار (نفع پہنچانے والا اور نقصان پہنچانے والا) سمجھنا شروع کیا۔ اس نئی دریافت

سے اس کی دُنیا بدل گئی، وہ ہر قسم کی غلامی و عبودیت اور ہر طرح کے بے جا خوف ورجا اور ہر طرح کے انتشار سے محفوظ ہو گیا۔

الحمد للہ! بعثت محمدی ﷺ کے بعد ہر طرف اس عقیدہ توحید کی (جس سے زیادہ مظلوم و مجہول کوئی عقیدہ نہ تھا) صدائے بازگشت آنے لگی۔ دُنیا کے سارے فلسفوں اور افکار و خیالات پر اس کا کم و بیش اثر پڑا۔ وہ بڑے بڑے مذاہب جن کے رگ و ریشہ میں شرک اور متعدد خداؤں اور معبودوں کا عقیدہ رچ بس گیا تھا، یہ اعلان کرنے پر مجبور ہو گئے کہ اللہ ایک ہے، وہ اپنے مشرکانہ عقیدوں کی تاویل پر مجبور ہوئے اور ان کی ایسی فلسفیانہ تشریح کرنے لگے، جس سے ان پر شرک و بدعت پرستی کا الزام نہ آئے اور وہ اسلامی عقیدہ توحید سے کچھ نہ کچھ ملتا ہوا نظر آئے۔ ان کو شرک کا اقرار کرنے میں شرم اور جھجک محسوس ہونے لگی اور سارے مشرکانہ نظام، فکر و اعتقاد، احساس کمتری میں مبتلا ہوئے۔ اس محسن اعظم، رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کا احسان یہ ہے کہ آپ ﷺ نے توحید کی نعمت دُنیا کو عطا کی۔ (بحوالہ: نبی رحمت ﷺ)

عقیدہ توحید کے اثرات

حضور اقدس ﷺ کی رحمۃ للعالمینی کا فیضان ہے کہ آپ ﷺ نے انسانیت کو ایک ایسے انقلاب آفریں عقیدے سے آشنا کیا جس سے انسانوں کی ذات، انفرادی اور اجتماعی زندگی ہر پہلو سے متاثر ہوئی۔ انسانی زندگی پر عقیدہ توحید کے اثرات جن خاص پہلوؤں پر نمایاں ہوئے، وہ مندرجہ ذیل ہیں:

o عزت نفس

عقیدہ توحید نے انسان کو عزت اور شرف سے نوازا اور اسے اللہ کے سوا کسی دوسرے

کے سامنے جھکنے کی ذلت سے محفوظ کر دیا۔

o تواضع

عقیدہ توحید کے نتیجے میں آدمی اپنے آپ کو اللہ کے سامنے بے بس سمجھتا ہے اور اس کی طبیعت میں عاجزی، انکساری اور تواضع کی صفات پیدا ہوتی ہیں۔

o وسعت نظر

عقیدہ توحید کا پرستار ربّ العالمین پر ایمان رکھتا ہے، اس لئے اس کی نگاہ ''عالمین'' یعنی سب جہانوں پر ہوتی ہے۔ وہ نسلی، خاندانی، علاقائی، لسانی اور مادی تنگ نظریوں سے بلند و بالا ہو کر ساری مخلوق کی بھلائی کو اپنا نصب العین بناتا ہے۔

o بہادری

عقیدہ توحید آدمی میں بے خوفی اور جرأت و استقامت پیدا کرتا ہے۔

(بحوالہ: سیرت طیبہ)

☆ وحدتِ نسلِ انسانی

رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کا دوسرا انقلاب آفریں اور عظیم احسان، وحدت انسانی کا وہ تصور ہے، جو آپ ﷺ نے دُنیا کو عطا کیا۔ انسان قوموں، برادریوں، ذاتوں اور اعلیٰ و ادنیٰ طبقوں میں بٹا ہوا تھا اور ان کے درمیان انسانوں اور جانوروں، آقاؤں اور غلاموں، اور عبد و معبود کا سا فرق تھا۔ وحدت و مساوات کا کوئی تصور نہ تھا۔ آپ ﷺ نے صدیوں کے بعد پہلی مرتبہ یہ انقلاب انگیز اور حیرت خیز اعلان فرمایا:

لوگو! تمہارا پروردگار ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہے، تم سب

اولادِ آدمؑ ہو اور آدمؑ مٹی سے بنے تھے، اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک تم میں سے زیادہ وہ معتزز ہے جو تم میں سب سے زیادہ پاک باز ہے، کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں، مگر تقویٰ کی بناء پر۔ (بحوالہ: کنزالاعمال)

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے مساواتِ نسل انسانی کا زبانی سبق نہیں دیا بلکہ آپ ﷺ کی مبارک زندگی کا عملی پہلو اس نوعیت کے واقعات سے مالا مال ہے۔

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے اپنی سگی پھوپھی زاد زینب بنت جحش کا نکاح حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے کر دیا، جو غلام تھے۔ قریش کی سب سے محترم شاخ بنو ہاشم کی ایک بیٹی کا ان سے نکاح کر کے نسلی فخر کو ختم کر دیا۔

(بحوالہ: سیرت طیبہ)

جنگ بدر میں فوج کی صف بندی ہو رہی تھی، ایک صحابی رضی اللہ عنہ سیدھے کھڑے نہیں ہو رہے تھے، آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک پتلی چھڑی تھی، آپ ﷺ نے اس سے صحابیؓ کو چوکا دیا کہ برابر ہو جاؤ۔ انہوں نے کہا!

یا رسول اللہ! مجھے ایذا ہوئی ہے، میں بدلہ لوں گا۔

آپ ﷺ نے اپنے آپ کو پیش فرما دیا۔ وہ بولے کہ میرے جسم پر کرتا نہ تھا، رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے بھی کرتا اُٹھا لیا اور فرمایا کہ اب بدلہ لے لو۔

صحابی رسول ﷺ نے آگے بڑھ کر بدلہ لینے کی بجائے حضور اقدس ﷺ کا جسد اطہر (مہر نبوت) چوم لیا، لیکن یہ تو ان کے دل کی نیت تھی۔ آپ ﷺ نے خود کو پیش فرما دیا اور یہ نہیں فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ہونے، سربراہ ریاست یا سپہ سالار ہونے کی حیثیت سے تم پر عدالتی چارہ جوئی کے سلسلے میں کوئی فوقیت حاصل ہے۔

(بحوالہ: سیرت طیبہ)

☆ شرفِ انسانیت

رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ کا نوع انسانی پر تیسرا احسانِ عظیم احترامِ انسانیت اور انسان کی قدر و قیمت کا وہ اسلامی تصور ہے جو آپ ﷺ کا عطیہ اور اسلام کا تحفہ ہے۔ اسلام کا ظہور جس زمانہ میں ہوا، اس دور میں انسان سے زیادہ ذلیل کوئی نہیں تھا۔ انسانی وجود بالکل بے قیمت اور بے حقیقت ہو کر رہ گیا تھا۔ بعض اوقات پالتو جانور، بعض حیوانات، بعض درخت جن کے ساتھ بعض عقائد و روایات وابستہ ہو گئی تھیں، انسان سے کہیں زیادہ قیمتی، لائق احترام اور قابل حفاظت تھے۔ ان کے لئے بے تکلف انسانوں کی جانیں لی جا سکتی تھیں اور انسانوں کے خون اور گوشت کے چڑھاوے چڑھائے جا سکتے تھے۔ رحمۃ للعالمین ﷺ نے انسانوں کے دل و دماغ پر یہ نقش بٹھا دیا کہ انسان اس کائنات کا سب سے زیادہ قیمتی، قابل احترام، لائق محبت اور مستحقِ حفاظت ہے۔ آپ ﷺ نے انسان کا پایہ اتنا بلند کیا کہ اس سے اور صرف خالق کائنات کی ہستی رہ جاتی ہے۔

(بحوالہ: نبی رحمت ﷺ)

احترام انسانیت کے سلسلہ میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝

(بنی اسرآءیل : ۷۰)

ترجمہ: اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی اور ان کو جنگل اور دریا میں سواری اور پاکیزہ روزی عطا کی اور اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی۔

☆ مایوسی کا خاتمہ

رحمۃ للعالمین ﷺ کی بعثت کے وقت نوع انسانی اپنی ذات سے بدگمان اور اللہ کی رحمت سے مایوس ہو چکی تھی، آپ ﷺ کی مبارک محنت سے انسانیت کا اپنی فطرت اور اپنی فطری صلاحیتوں پر وہ اعتماد بحال ہو گیا جو بالکل متزلزل ہو گیا تھا۔ انسان نئے عزم و یقین اور نئے جوش و ولولہ کے ساتھ اپنی اور انسانیت کی تقدیر چمکانے اور اپنی قسمت اور قوت آزمانے کے لئے سرگرم سفر ہو گیا۔

(بحوالہ: نبی رحمت ﷺ)

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے گناہوں، لغزشوں اور غلطیوں کو ایک عارضی حالت قرار دیا، جس میں انسان کبھی کبھی اپنی نادانی، کوتاہ نظری اور نفس و شیطان کی ترغیب سے مبتلا ہو جاتا ہے۔ صلاحیت، خیر پسندی اور اعتراف قصور وندامت، اس کی فطرت کا اصل تقاضا اور انسانیت کا جوہر ہے۔ اپنی غلطی کا اعتراف کرنا، اس پر نادم ہونا، اللہ تعالیٰ کے سامنے رونا اور آہ وزاری کر کے اپنے اس قصور کو معاف کرالینا اور آئندہ ایسی غلطی کے نہ کرنے کا عزم و ارادہ کرنا، انسان کی شرافت اور سیّدنا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی میراث ہے۔ آپ ﷺ نے دُنیا کے مایوس، دل شکستہ اور گناہوں کے دلدل میں ڈوبے ہوئے انسانوں پر توبہ کا ایسا دروازہ کھولا، اور اس کی تبلیغ فرمائی کہ آپ ﷺ کو اس شعبہ کا دوبارہ زندہ کرنے والا کہنا صحیح ہوگا۔ اسی بناء پر آپ ﷺ کے پاک ناموں میں ایک نام **"نبی التوبہ"** (توبہ کا پیغمبر) بھی ہے۔ آپ ﷺ نے توبہ کے ایسے فضائل بیان کئے اور اس کا مرتبہ اتنا بلند کیا کہ وہ اعلیٰ درجہ کی عبادت اور اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کی محبوبیت کا ایسا ذریعہ بن گیا کہ اس پر بڑے بڑے معصوم صفت عابدوں اور زاہدوں کو رشک آنے لگا۔

اس کے علاوہ ایک اصول کے طور پر اس کا اعلان کیا کہ رحمت الٰہی ہر چیز پر حاوی اور غضب وجلال پر غالب ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے:

وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ

(الاعراف : ۱۵۶)

ترجمہ: میری رحمت ہر ایک سے زیادہ وسیع ہے۔

حدیث قدسی ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔ مایوسی کو بھی کفر اور جہالت وگمراہی کے مترادف قرار دیا گیا۔

قرآن مجید میں ارشادِ خداوندی ہے:

اِنَّهٗ لَا یَایْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ

(یوسف: ۸۷)

ترجمہ: اور اللہ کی رحمت سے نا اُمید مت ہو، بے شک اللہ کی رحمت سے وہی لوگ نا اُمید ہوتے ہیں جو کافر ہیں۔

☆ دین ودُنیا کی وحدت

نبوت محمدی ﷺ کا پانچواں عظیم اور نا قابل فراموش احسان اور ایک گرانقدر تحفہ دین ودُنیا کی وحدت کا تصور ہے۔ رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کی پاکیزہ تعلیمات کے مطابق انسان کے اعمال واخلاق اور ان سے پیدا ہونے والے نتائج اور اصل انحصار، انسان کی ذہنی کیفیت، عمل کے محرکات اور اس کے مقصد پر ہے، جس کو اسلام نے دین وشریعت کی زبان میں "نیّت" کے ایک سادہ، لیکن نہایت بلیغ لفظ میں ادا کیا ہے۔ اس کے نزدیک نہ کوئی چیز "دُنیا" ہے اور نہ ہی کوئی چیز "دین"۔ اس کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی رضا کی طلب، اخلاص، اور اس کے حکم کی تعمیل کے جذبہ وارادہ سے بڑے سے

بڑا دُنیاوی عمل، یہاں تک کہ حکومت، جنگ، نفس کے تقاضوں کی تکمیل، حصول معاش کی جدوجہد، جائز تفریح کا سامان، ازدواجی وعائلی زندگی، سب اعلیٰ درجہ کی عبادت، تقرب الی اللہ کا ذریعہ، اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب ولایت تک پہنچنے کا وسیلہ اور خالص دین بن جاتی ہے۔ اس کے برخلاف بڑی سے بڑی عبادت اور دینی کام جو رضاء الٰہی کے مقصد اور اطاعت کے جذبہ سے خالی ہو (حتیٰ کہ فرض عبادتیں، ہجرت و جہاد، قربانی وسرفروشی اور ذکر وتسبیح) خالص دُنیا..... اور ایسا عمل شمار ہوگا، جس پر کوئی ثواب اور اجر نہیں ہے۔

(بحوالہ: نبی رحمت ﷺ)

رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کا یہ عظیم ترین معجزہ اور انسانیت کے لئے عظیم تحفہ اور آپ ﷺ کی رحمۃ للعالمینی کا مظہر ہے کہ آپ ﷺ کامل طور پر رسولِ وحدت ہیں اور آپ ﷺ ''**بشیر و نذیر**'' ہیں۔ آپ ﷺ نے دین ودُنیا کے تضاد کے نظریہ کو ختم کر کے پوری زندگی کو عبادت میں اور پورے روئے زمین کو ایک وسیع عبادت گاہ میں تبدیل کردیا۔ دُنیا کے انسانوں کو متحارب کیمپوں سے نکال کر حسن عمل، خدمتِ خلق اور حصولِ رضاءِ الٰہی کے ایک ہی محاذ پر کھڑا کردیا۔ یہاں لباسِ دُنیا میں درویش، قباءِ شاہی میں فقیر وزاہد، سیف وتسبیح کے جامع، رات کے عبادت گزار اور دن کے شہسوار نظر آئیں گے اور ان کو اس میں کسی قسم کا تضاد محسوس نہیں ہوگا۔ (بحوالہ: نبی رحمت ﷺ)

☆ منزل کا تعین

رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کی بعثت سے قبل انسان اپنی منزل مقصود سے بے خبر تھا، اس کو یاد نہیں رہا تھا کہ اس کو کہاں جانا ہے؟ اس کی صلاحیتوں کا اصل نشانہ کیا ہے؟ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے نسل انسانی کے سامنے اس کی حقیقی منزل لاکر کھڑی

کر دی۔ آپ ﷺ نے یہ بات دل پر نقش کر دی کہ خالق کائنات کی صحیح معرفت، اس کی ذات وصفات اور اس کی قدر وحکمت کا صحیح علم، ملکوت السموات والارض کی وسعت وعظمت اور لامحدودیت کی دریافت، ایمان ویقین کا حصول، اللہ تعالیٰ کی محبت ومحبوبیت، اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا اور اس سے راضی ہو جانا، اس کثرت میں وحدت کی تلاش، انسان کی حقیقی سعادت اور کمال آدمیت ہے۔ اپنی باطنی قوتوں کو ترقی دینا، ایمان ویقین کی دولت سے مالا مال ہونا، انسانوں کی خدمت اور ایثار وقربانی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا حاصل کرنا اور کمال وترقی کے ان اعلیٰ مدارج تک پہنچ جانا، جہاں فرشتے بھی نہیں پہنچ سکتے، انسانوں کی کوششوں کا حقیقی میدان ہے۔ یہ انقلاب عظیم رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ کا عظیم معجزہ اور آپ ﷺ کی رحمۃ للعالمینی کا کرشمہ ہے۔ (بحوالہ: نبی رحمت ﷺ)

☆ اشاعتِ علم

رحمۃ للعالمینی کا تقاضا تھا کہ آپ ﷺ نے پوری کائنات میں ''علم'' کو عام کیا۔ آپ ﷺ نے یہ واضح فرمایا کہ انسانیت کو جو امتیاز حاصل ہے اس کا سبب علم ہے۔ انسان کو فرشتوں پر جو شرف اور برتری عطا کی گئی، وہ علم کی وجہ سے تھی ورنہ عبادت اور اطاعت میں فرشتوں کا مقابلہ ممکن نہیں ہے۔

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ جب مدینہ منورہ پہنچے تو وہاں سب سے پہلے مسجد تعمیر فرمائی اور مسجد کے ساتھ ہی ایک چبوترہ بنوایا جسے ''صفہ'' کہتے ہیں۔ یہ اسلام کی اولین درسگاہ تھی، جس کے معلم اوّل خود رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ تھے، پھر جب بدر کی لڑائی میں کچھ لوگ گرفتار ہو کر آئے تو ان میں سے جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے، ان کا فدیہ یہی مقرر کیا گیا کہ دس دس بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھا دیں تو وہ آزاد ہیں۔ (بحوالہ: سیرت طیبہ)

☆ معاشی استحصال کا خاتمہ

حضور اقدس ﷺ کی رحمۃ للعالمینی کا فیضان ہے کہ آپ ﷺ نے معاشی زندگی کو حق وانصاف کے اصولوں کے مطابق اس انداز سے ترتیب دیا کہ اسلامی معاشرے سے ہر طرح کے معاشی استحصال کا خاتمہ کر کے ہر فرد کو معاشی تحفظ عطا فرمایا۔ جاہلی دور کی معاشی زندگی میں لوٹ کھسوٹ، ڈاکہ زنی، سود خوری، قمار بازی اس طرح سرایت کر گئی تھی کہ معاشرے کی بنیاد ہی انہی برائیوں پر تھی اور جو شخص ان کاموں میں جتنا زیادہ ملوث ہوتا، اس معاشرے میں اتنا ہی باعزت سمجھا جاتا۔ ذرائع آمدنی پر چند لوگوں کا قبضہ ہوتا اور اکثریت روکھی سوکھی کی محتاج ہو جاتی۔ آپ ﷺ کی رحمت وشفقت اسے کب گوارا کر سکتی تھی کہ چند افراد وسائل رزق پر قابض ہو جائیں اور جسے چاہیں بھوک اور افلاس کی صحرا میں دھکیل دیں۔ آپ ﷺ نے پورے معاشی نظام کو نئے خطوط پر استوار کیا۔

سود کا مکمل خاتمہ کر کے زکوٰۃ کو اجتماعی فریضے کے طور پر نافذ فرمایا، خرید وفروخت کے طریقے مقرر فرمائے، حلال وحرام کی تمیز سکھائی اور ذرائع آمدنی میں حرام اور حلال کا خط کھینچا، جوئے اور شراب کو مکمل طور پر بند فرمایا، بخل اور فضول خرچی دونوں کی ممانعت کر کے اعتدال کی راہ میں چلنے کا طریقہ سکھایا، وراثت میں تمام وارثوں کے حصے مقرر فرمائے جو اس قدر منصفانہ ہیں کہ اس سے بہتر تجویز کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کسی شخص کو بھوک اور افلاس کی حالت میں دیکھتے تو بے چین ہو جاتے۔ آپ ﷺ نے فقر اور تنگدستی کو اللہ تعالیٰ کا عذاب اور کفر سے قریب کر دینے والی چیز بتایا ہے۔

(بحوالہ: سیرت طیبہ)

☆ رحمتِ مجسم

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے اپنی پاکیزہ محنت سے کائنات کی کایا پلٹ دی اور پورے روئے زمین پر ہر جگہ ایسے لوگ تیار فرما دیے، جو اپنے جسم و جان کے ساتھ مکارمِ اخلاق کی اعلیٰ ترین بلندیوں پر پہنچے۔آج ہم ان مقدس ہستیوں کی حکایات پڑھتے اور سنتے ہیں تو سراپا حیرت ہوجاتے ہیں لیکن یہ کوئی اچنبھے کی بات نہیں بلکہ یہ آپ ﷺ کی رحمۃ للعالمینی کا اعجاز تھا، ہے اور رہے گا۔

الحمد للہ! اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں حضور اقدس ﷺ کی رحمۃ للعالمینی کی گواہی دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ آپ ﷺ کے گرد جو پروانوں کا ہجوم ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین آپ ﷺ کو دل وجان سے چاہتے ہیں، آپ ﷺ پر اپنی جانیں اور اولادیں نچھاور فرماتے ہیں، اس کا سبب آپ ﷺ کی رحمت ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ

وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ

(آل عمران:۱۵۹)

ترجمہ: اللہ کی رحمت ہے آپ ﷺ نرم دل ہیں، اگر آپ ﷺ ترش رو، سخت مزاج ہوتے تو یہ لوگ آپ ﷺ کے اردگرد سے چھٹ جاتے۔

اہل ایمان کو کسی طرح کی کوئی تکلیف پہنچے تو رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ پر انتہائی شاق گزرتی ہے۔ارشادِ خداوندی ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ

حَرِيۡصٌ عَلَيۡكُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ O

(سورہ توبہ:۱۲۸)

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس ایک پیغمبر (ﷺ) آئے ہیں، تمہاری جنس میں سے،
جو چیز تمہیں مضرت پہنچاتی ہے، انہیں بہت گراں گزرتی ہے، تمہاری (بھلائی) کے حریص ہیں،
ایمان والوں کے حق میں تو بڑے ہی شفیق ہیں، مہربان ہیں۔

الحمدللہ! رحمۃ للعالمین، سیّد الاولین والآخرین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ کی ذاتِ اقدس کے بارے میں جسٹس محمد سلیمان سلمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تالیف "**سیرۃ رحمۃ للعالمین** ﷺ" کے مقدمہ میں تحریر فرماتے ہیں:

خورشید رسالت میں اگرچہ تمام مقدس رنگ موجود تھے، لیکن رحمۃ للعالمینی کا وہ نور تھا، جس نے تمام رنگوں کو اپنے اندر لے کر دنیا کو ایک برگزیدہ وچیدہ روشنی سے منور کر دیا۔

ذیل میں چند واقعات تحریر کیے جاتے ہیں، جن سے حضور اقدس ﷺ کی رحمۃ للعالمینی کا بھرپور اظہار ہوتا ہے:

- منافقینِ مدینہ مسلمانوں کو تکلیف پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے، ان کے سردار کا نام عبداللہ بن ابی تھا، اس نے حضور اقدس ﷺ کے خلاف کئی بار بغاوت کرنے کی درپردہ سازشیں کیں، اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر گھناؤنے الزام لگائے، مگر رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے صرف اسے معاف کر دیا بلکہ جب اس کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ نے اپنا کرتا مبارک اس کے کفن کے لئے دیا، اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے لئے استغفار کی۔ (بحوالہ: سیرت طیبہ)

- ایک مرتبہ ایک دیہاتی آیا اور مسجد نبوی ﷺ میں پیشاب کرنے بیٹھ گیا،

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اسے مارنے کے لئے دوڑے تو آپ ﷺ نے منع فرمادیا۔ جب وہ پیشاب کر کے فارغ ہوا تو آپ ﷺ نے پانی منگوا کر وہ جگہ دھلا دی اور دیہاتی کو انتہائی نرمی سے سمجھا دیا۔

(بحوالہ: سیرت طیبہ)

☆ بچوں کے لئے رحمت وشفقت

اہل عرب اپنے بچوں کو چومنا، ان سے لاڈ پیار کرنا، اپنی سرداری کے خلاف سمجھتے تھے، لیکن رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ بچوں سے بہت پیار کرتے تھے۔ انہیں چومتے، سینے سے لگاتے، کندھے پہ بٹھا لیتے۔ ایک عرب سردار اقرع بن حابس نے آپ ﷺ کو بچوں سے پیار کرتے ہوئے دیکھا تو کہا!

''میرے دس بچے ہیں، میں ان سے کبھی پیار نہیں کرتا''۔

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے فرمایا!

''جو کسی پر رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا''۔

(بحوالہ: سیرت طیبہ)

حضرت زینت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صاحبزادی امامہ سے رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کو بہت پیار تھا، وہ آپ ﷺ کی نواسی تھیں۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے اس حال میں نماز پڑھائی کہ حضرت امامہ آپ ﷺ کے مبارک کندھے پر تھیں۔ جب آپ ﷺ رکوع میں جاتے تو اُسے نیچا اتار دیتے، جب قیام فرماتے تو اُٹھا لیتے۔

(بحوالہ: سیرت طیبہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں دس سال حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں

رہا،اس طویل عرصے میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے کوئی کام کیا ہو اور آپ ﷺ نے کہا ہو کہ کیوں کیا ہے اور نہ کیا ہو تو اس پر باز پرس ہوئی ہو۔ایک دفعہ آپ ﷺ نے مجھے کسی کام کے لئے کہا، میں نے انکار کر دیا اور باہر نکل کر دوسرے لڑکوں کو کھیلتے دیکھ کر ان کے ساتھ کھیلنے لگ گیا، جب کچھ دیر گزر گئی تو پیچھے سے کسی نے آ کر کندھے پر ہاتھ رکھا، میں نے دیکھا تو حضور اقدس ﷺ موجود ہیں۔آپ ﷺ نے نہ مجھے جھڑکا، نہ غصے ہوئے بلکہ پیار اور شفقت سے فرمایا کہ بیٹا!

میں نے تمہیں جس کام کا کہا تھا اب جاؤ، وہ کام کر آؤ

میں نے کہا، ابھی کر کے آتا ہوں۔

(بحوالہ: سیرت طیبہ)

☆ غلاموں کے لئے رحمت

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی بعثت کے وقت دنیا میں بیشتر اقوام میں غلامی کا رواج موجود تھا، یہ بے بس لوگ جانوروں جیسی زندگی بسر کرتے۔ان بے چاروں کو پیٹ بھر کر کھانا ملتا اور نہ ہی جسم چھپانے کو کپڑا۔مالک کے اشارے پر حکم بجالانا ان کا مقدر بن چکا تھا اور اگر کبھی بھول ہو جاتی تو ایسی سخت سزائیں ملتی تھیں کہ جن کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس سے بھی اگر جی نہ بھرتا تو مالک کو حق حاصل تھا کہ کسی دوسرے کے ہاتھ فروخت کر دیتا۔

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے مظلومیت کے شکار، اس طبقے کو بھی ذلت کی گہرائیوں سے نکالا اور شرفاء کا ہمسر بنا دیا۔بعثت سے قبل بھی آپ ﷺ انسان کو انسان کے تابع دیکھتے تو پریشان ہو جاتے اور ان کی فلاح کے لئے غور وخوض فرماتے۔آپ ﷺ ہی کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ مکہ کے چند رئیسوں نے مل کر ایک ''معاہدہ امن'' طے کیا کہ اس مقدس

شہر کو امن کی بستی بنایا جائے گا۔ غریبوں، مسکینوں، یتیموں، ناداروں، غلاموں اور کنیزوں کے حقوق کا خیال رکھا جائے۔ تاریخ میں اس معاہدے کو "**حلف الفضول**" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ گویا آپ ﷺ کو مظلوموں، مسکینوں اور غلاموں سے کس قدر ہمدردی تھی، اس کی عملی ابتداء ظہورِ اسلام سے قبل ہی ہو چکی تھی۔ (بحوالہ: رسولِ رحمت ﷺ)

ایک دفعہ ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہٗ اپنے غلام کو (کوئی غلطی کرنے پر) پیٹ رہے تھے کہ اچانک پیچھے سے آواز آئی!

"ابو مسعود! تم کو جس قدر اس غلام پر اختیار ہے، اللہ کو اس سے زیادہ تم پر اختیار ہے"۔

ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہٗ نے جونہی مڑ کر دیکھا تو رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی ذاتِ پاک تھے۔ عرض کیا! یارسول اللہ!

"میں نے اسے اللہ کی راہ میں آزاد کیا"۔

آپ ﷺ نے فرمایا!

"اگر تم ایسا نہ کرتے تو آتشِ دوزخ تم کو چھو لیتی"۔

(بحوالہ: سیرتِ طیبہ)

رحمۃ للعالمین، پیغمبرِ اسلام، حضور اقدس ﷺ کی اس رحمت و شفقت کا نتیجہ تھا کہ اکثر کافروں کے غلام بھاگ کر آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتے تھے اور آپ ﷺ انہیں خرید کر آزاد فرما دیتے تھے۔ مالِ غنیمت تقسیم ہوتا تو آپ ﷺ اس میں سے غلاموں کو بھی حصہ دیتے تھے۔

رحمۃ للعالمین، پیغمبرِ اسلام، حضرت محمد ﷺ کی شانِ اقدس میں ہندوستان کے معروف ماہرِ قانون "**بابو جگل کشور کھنہ**" آپ ﷺ کی خدمات کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:

''حضرت محمد (ﷺ) کے احسانات صرف ملک عرب پر ہی نہیں،
بلکہ آپ (ﷺ) کی تعلیم اور ہدایت کا فیض تو دنیا کے ہر گوشے میں پہنچا،
غلامی کے خلاف سب سے پہلی آواز آپ (ﷺ) ہی نے اُٹھائی
اور غلاموں کو سگے بھائیوں جیسا مقام بخش دیا''۔

(بحوالہ: رسول رحمت ﷺ، صفحہ ۲۳۲)

☆ عورتوں کے لئے رحمت

رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضور اقدس ﷺ کی بعثت سے قبل دنیا میں کسی مذہب اور تمدن نے عورتوں کو ان کے حقوق نہیں دیئے۔ عورت جب پیدا ہوتی تو زندہ درگور کردی جاتی..... اگر جوانی چڑھتی تو فروخت کردی جاتی..... شوہر مرجاتا تو اسے شوہر کی چتا کے ساتھ ہی جلا دیا جاتا..... غرضیکہ عورت کی حیثیت جانور سے بھی بدتر تھی۔

قبول اسلام کے بعد لوگ رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتے اور اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے زمانہ کفر کے قصے سناتے۔ ایسا ہی ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اسلام لانے سے پہلے کا ایک قصہ آپ ﷺ کو سنایا، جس کو ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے:

''یارسول اللہ! زمانہ جاہلیت میں ہم اپنی لڑکیوں کا مار ڈالتے تھے۔ میری ایک بیٹی تھی، بے حد بھولی بھالی اور بہت ہی پیاری۔ وہ مجھ سے بہت پیار کرتی تھی، میں آواز دیتا تو بھاگی چلی آتی۔ ایک روز جو مجھ پر شیطان سوار ہوا تو سوچا کہ وقت ہاتھ سے نکلتا جارہا ہے، آج یہ چھوٹی ہے، کل کو بڑی ہوگئی تو ٹھکانے لگانا مشکل ہو

جائے گا۔ چنانچہ اُسے قتل کے ارادے سے اپنے ساتھ لے کر چلا۔ وہ ہر قسم کے خوف وخطر سے بے نیاز دوڑتی، بھاگتی میرے آگے آگے جارہی تھی۔ میرے گھر سے تھوڑی دُور ایک پرانا کنواں تھا، وہ اُس کنوئیں کے کنارے پر پہنچی تو رُک گئی۔ میں نے موقع غنیمت جانا اور پیچھے سے اُسے کنوئیں میں دھکا دے دیا۔ کنوئیں میں گرتے ہی اُس نے دل ہلا دینے والی چیخ ماری اور ساتھ ہی ابا.... ابا.... کی آوازیں آنے لگیں۔ تھوڑی دیر میں آوازیں تھم گئیں اور میں اطمینان سے گھر آگیا"۔ (بحوالہ: رسول رحمت ﷺ)

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے یہ دردناک کہانی سنی تو پاکیزہ آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ بھی پاس بیٹھے تھے، انہوں نے اس شخص سے کہا کہ تمہیں ایسا پُر درد قصہ حضور اقدس ﷺ کو نہیں سنانا چاہئے تھا، اس قصہ سے تو آپ ﷺ پریشان ہوگئے ہیں۔ اس پر رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا، کوئی بات نہیں، اسے کہنے دو، جو مصیبت اس پر پڑی ہے، وہ بے چارہ اس کا علاج پوچھنے آیا ہے۔ پھر اس شخص کی طرف آپ ﷺ نے رُخِ مبارک کیا اور فرمایا! ہاں، ایک بار پھر کہو۔ اس نے دوبارہ وہی قصہ حرف بحرف بیان کردیا۔ یہ واقعہ سننے سے رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ پر رقت طاری ہوگئی، سر مبارک زانوؤں پر رکھ لیا اور روتے روتے ریش مبارک تر ہوگئی۔ کچھ دیر بعد سر مبارک اٹھایا اور فرمایا!

ماضی کو بھول جاؤ، اسلام لانے پر زمانہ جاہلیت کے سارے گناہ معاف ہوگئے، جاؤ! اب نئے سرے سے زندگی شروع کرو۔

(بحوالہ: سیرت النبی ﷺ از سیّد سلیمان ندویؒ، جلد ششم، ص ۲۱۲)

الحمد للہ!

آفتابِ رسالت ﷺ طلوع ہوا تو عورت جیسی مظلوم اور بے یار و مددگار مخلوق کی بھی سنی گئی۔ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے عورت کو وہ مقدس مقام دیا جس کا انسانیت کبھی تصور بھی نہیں کر سکتی۔ یہ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کا معجزہ تھا کہ اس مصیبت اور پریشانی کو سراسر رحمت میں بدل دیا۔ آپ ﷺ نے بیٹی کی پیدائش کو باعثِ رحمت بتایا۔ اس کی تربیت، پرورش اور تعلیم کو حصولِ جنت کا ذریعہ قرار دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص دو لڑکیوں (بیٹیوں) کی پرورش کرے گا، یہاں تک کہ جوان ہو جائیں تو قیامت کے دن میں وہ یوں قریب ہوں گے، جیسے یہ میری دو انگلیاں"۔

(وضاحت کے لئے آپ ﷺ نے اپنے پاکیزہ ہاتھ کی انگلیاں اوپر اٹھا کر دکھائیں)

(مسلم شریف)

ترمذی شریف میں حدیثِ قدسی ہے:

"تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے لئے بہتر ہے۔

(ترمذی شریف)

حجۃ الوداع کے خطبہ میں بھی رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کو عورتوں کے حقوق کا مکمل احساس رہا۔ آپ ﷺ کا آخری وعظ تھا اور آخری تلقین، اس لحاظ سے اسے وصیّت بھی کہہ سکتے ہیں۔ حدیثِ مبارکہ کے الفاظ کا ترجمہ ہے:

"عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو کہ وہ تمہارے بس میں ہیں"۔

(صحیح مسلم)

بیویوں کی طرف توجہ نہ کرنے والوں کو سرزنش فرمائی۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نہایت نیک، عبادت گزار اور یادِ الٰہی میں اس قدر مشغول

رہتے کہ بیوی کی طرف توجہ نہیں کرتے تھے۔ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کو پتہ چلا تو انہیں بلا بھیجا اور فرمایا!

''تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے''۔

(ابن ماجہ)

رحمۃ للعالمین، حضو اقدس ﷺ نے نیک عورت کی فضیلت میں فرمایا!

''تقویٰ کے بعد نیک عورت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں''۔

(بخاری شریف)

عورت کا ایک رُوپ ''ماں'' کا ہے۔ ماں کے رشتے کو زمانہ جاہلیت میں بھی مقدس سمجھا جاتا تھا، لیکن اسلام نے عورت کے اس روپ کے تقدس کو انتہا تک پہنچا دیا۔ جنت کو ماں کے قدموں کے نیچے کہہ کر اس ہستی کے مقام و مرتبہ کو کس قدر بلند کر دیا گیا ہے۔ ماں کی خدمت کو جہاد پر فضیلت دی اور اس کے ساتھ نیکی کو کئی گناہوں کا کفارہ قرار دیا۔ حقیقی ماں ہی نہیں، رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے تو رضاعی ماں کو بھی سگی ماں جیسا مقام و مرتبہ دیا۔ رضاعی بہنوں اور رضاعی ماؤں کو بھی حقوق عطا فرمائے۔

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے بیوہ عورتوں کی بھی دستگیری فرمائی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا!

''بیوہ اور غریب کے لئے دوڑ دھوپ کرنے والے کا مقام اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے اور وہ اُس شخص سے کسی طور پر کم نہیں جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات بھر نماز پڑھتا ہے''۔

(بخاری شریف)

الحمدللہ! عورت کے مقام کو بلند کرنے کے سلسلے میں رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ کی پاکیزہ کوششوں کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے معروف عیسائی مصنف "**مسٹر پیٹر کریٹبس**" لکھتے ہیں:

"حضرت محمد (ﷺ) نے عورتوں کے حقوق کی ایسی حفاظت کی کہ پہلے کسی نے نہیں کی۔ وراثت اور جائیداد میں ان کے حصے کو تسلیم کیا گیا۔ اسلام نے عورت کو اس زمانے میں وہ حقوق اور مراعات عطا کیں جو تعلیم یافتہ عیسائی عورت کو آج بیسویں صدی میں بھی حاصل نہیں"۔

(بحوالہ: رسول رحمت ﷺ، ص ۲۳۱)

دشمنوں کے لئے رحمت

حضور اقدس ﷺ کی رحمۃ للعالمینی سے نہ صرف اہل ایمان بلکہ اہل کفار بھی مستفید ہوئے۔ قرآنِ مجید میں سابقہ امم کے تذکرے آئے ہیں، جب کسی امت نے اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت کو جھٹلایا تو اللہ جل جلالہٗ کا عذاب نازل ہوگیا۔ یہ عذاب کبھی طوفان اور آندھی کی شکل میں، کبھی زلزلوں اور سنگ باری کی صورت میں اور کبھی شکلیں مسخ ہوگئیں، کبھی فرشتے کی چیخ پر انسانوں کے کلیجے پھٹ گئے، لیکن پیغمبر اسلام، حضور اقدس ﷺ کی رحمۃ للعالمینی کا فیضان ہے کہ آپ ﷺ کے دشمنوں پر بھی اس قسم کا کوئی عذاب نازل نہیں ہوا، جس کی وجہ بتاتے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ

(الانفال: ۳۳)

ترجمہ: اللہ آپ (ﷺ) کی موجودگی میں انہیں عذاب نہیں دے گا۔

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے اپنی ذات کی خاطر کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا اور

نہ ہی اس کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ ابوجہل کی اسلام دشمنی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ حضور اقدس ﷺ نے کفار کو حق کی دعوت دی تو وہ مخالفت میں سب سے آگے تھا۔ دیگر کفار و مشرکین تو محض زبانی مخالفت کرتے تھے، جبکہ ابوجہل عملی تشدد سے بھی باز نہیں آتا تھا، لیکن آپ ﷺ نے بذاتِ خود کبھی اس سے انتقام نہیں لیا اور کئی بار ابوجہل کے گھر جا کر اسے "اسلام" کی دعوت دی، تا کہ وہ آخرت کے عذاب سے بچ جائے۔

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے اپنے جانی دشمنوں اور قاتلانہ حملہ آوروں کو بھی معاف فرما دیا۔ غزوہ بدر میں قریشِ مکہ کا زبردست نقصان ہوا تھا، ان کے کئی نامور سردار مارے گئے تھے۔ کفار کو اس کا بہت صدمہ تھا، وہ مسلمانوں سے انتقام لینے کی تدبیریں سوچتے رہتے تھے۔ چنانچہ کافی غور و خوض کے بعد انہوں نے فیصلہ کیا کہ کسی طریقہ سے آپ ﷺ کو قتل کر دیں۔ بھاری انعام کا لالچ دے کر حضور اقدس ﷺ کے ایک پرانے دشمن عمیر بن وہب کو اس کام کے لئے آمادہ کیا گیا۔ چنانچہ عمیر نے اپنی تلوار زہر میں بجھائی اور منزلیں طے کرتا ہوا مدینہ پہنچ گیا۔ حضور اقدس ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو پتہ چلا تو انہوں نے عمیر بن وہب کو گرفتار کر لیا اور رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اُس نے سارا قصہ کہہ سنایا لیکن رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے عمیر بن وہب کو معاف فرما دیا اور فرمایا کہ اسے کھلی چھٹی ہے، جہاں اس کا جی چاہے، چلا جائے۔

عمیر بن وہب نے عرض کیا!

"یا رسول اللہ! آپ جیسی مشفق اور مہربان ہستی کو چھوڑ کر اب اور کہاں جاؤں گا،

یہ کہا اور مسلمان ہو گئے"۔

(بحوالہ: رسول رحمت ﷺ)

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر اپنے دشمنوں کے ساتھ جو معاملہ فرمایا، اس کی مثال انسانیت کی پوری تاریخ میں نہیں ملتی..... نہ صرف معاف کر دیا بلکہ ابوسفیان جو آپ ﷺ کے خلاف ہر تحریک کا سرغنہ تھا اور بدر کے علاوہ تمام جنگوں میں کفار کا سپہ سالار رہا..... رحمۃ للعالمین ﷺ نے اُسے یہ اعزاز بخشا اور فرمایا!

مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِیْ سُفْیَانَ کَانَ اٰمِنًا

''جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اسے امن ہے''۔

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے دُشمنوں سے انتقام لینے کی بجائے خود اُن کی اذیتوں اور مظالم کو یکسر فراموش کر دیا اور تمام لوگوں کو جمع کر کے فرمایا!

لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ اِذْ ھَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ

''آج تم پر کوئی مؤاخذہ نہیں، تم سب آزاد ہو''۔

(بحوالہ: سیرت طیبہ)

حضور اقدس ﷺ کی رحمۃ للعالمینی کا ایک عظیم مظاہرہ ہمیں طائف میں نظر آتا ہے، جبکہ آپ ﷺ کی تبلیغ کے جواب میں طائف والوں نے آپ ﷺ پر پتھر برسائے اور آپ ﷺ لہولہان ہو گئے۔ طائف سے باہر نکل کر ایک باغ میں آپ ﷺ نے پناہ لی، اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور دُعا کی، پہاڑوں کا فرشتہ آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض بجا لایا، یا رسول اللہ! اجازت ہو تو طائف کے اردگرد کے پہاڑوں کو آپس میں ملا دوں، جس سے یہ لوگ، جنہوں نے آپ ﷺ پر پتھر پھینکے، ہلاک ہو جائیں۔

سبحان اللہ! حضور اقدس ﷺ کی رحمۃ للعالمینی کا کرشمہ تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا! نہیں..... ''ہو سکتا ہے ان کی اولاد میں سے کوئی مسلمان ہو''۔

(بحوالہ: سیرتِ طیبہ)

دشمنوں کے بارے میں رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی شانِ رحمت کا ذکر کرتے ہوئے ایک معروف ہندو ماہر تعلیم "**لالہ مھرچند لدھیانوی**" لکھتے ہیں:

"دشمنوں کے ہاتھوں بانی اسلام (ﷺ) کو ایسے ایسے ظلم سہنے پڑے کہ جن پر کمزور سے کمزور انسان بھی بگڑ کر کھڑا ہو جاتا ہے، مگر آپ (ﷺ) نے مقابلے کی طاقت ہونے کے باوجود کبھی بدلہ لینے کا نہ سوچا۔ وجہ یہ کہ آپ (ﷺ) کو دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا تھا، مگر جب دشمنوں کی زیادتی حد سے بڑھ گئی اور اندیشہ پیدا ہو گیا کہ کہیں مسلمانوں کی قلیل جماعت کو ہی نہ کچل دیں، تو آپ (ﷺ) نے انتہائی مجبوری کی حالت میں محض اپنے دفاع کی غرض سے طاقت کا استعمال لیا، ورنہ اگر آپ (ﷺ) کا بس چلتا تو سرزمین عرب میں خون کا ایک قطرہ بھی نہ گرتا، ہر چند آپ (ﷺ) کی ذات والا صفات سراپا رحمت و شفقت تھی"۔ (بحوالہ: رسولِ رحمت ﷺ)

☆ جانوروں کے لئے رحمت

رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضور اقدس ﷺ کے فیض رحمت سے حیوانات بھی مستفید ہوئے۔ عرب میں حیوانات پر ظلم کرنے کا عام رواج تھا۔ آپ ﷺ نے ان بے زبانوں پر ظلم موقوف کرا دیئے۔ اونٹ کے گلے میں قلاوہ لٹکانے کا دستور تھا، اس کو روک دیا گیا۔ زندہ جانوروں کے بدن سے گوشت کا ٹکڑا کاٹ کر اس کو پکا کر کھایا جاتا تھا، اس کو منع فرما دیا گیا۔ جانوروں کی دم اور گردن کے بال کاٹنے منع فرما دیئے۔ جانوروں کو دیر تک سائے میں باندھ کر کھڑا رکھنے کی ممانعت فرمائی اور فرمایا کہ جانوروں کی پیٹھوں کو

اور اپنی نشست گاہ کو کرسی نہ بناؤ۔

(بحوالہ: سیرتِ طیبہ)

عام دستور تھا کہ جانوروں کو باندھ کر اس کا نشانہ بنایا جاتا تھا اور تیراندازی کی مشق کی جاتی تھی، رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے اس سنگدلی کی قطعاً ممانعت فرمادی۔

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کسی سفر پر تشریف لے جارہے تھے، ایک جگہ قیام فرمایا، وہاں قریب ہی ایک پرندے نے انڈا دیا ہوا تھا۔ ایک شخص نے وہ انڈا اٹھالیا۔ وہ پرندہ بے قرار ہورہا تھا، آپ ﷺ کو پتہ چلا تو حکم فرمایا!

"اس انڈے کو وہیں رکھ دو"۔

(بحوالہ: سیرتِ طیبہ)

رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضور اقدس ﷺ ایک مرتبہ ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے، ایک بھوکا اونٹ آپ ﷺ کو دیکھ کر بلبلایا۔ آپ ﷺ نے شفقت سے اس پر ہاتھ پھیرا، پھر لوگوں سے اس کے مالک کا نام پوچھا، معلوم ہوا ایک انصاری کا ہے۔ آپ ﷺ نے اسے بلا کر فرمایا!

اس جانور کے معاملے میں تم اللہ سے نہیں ڈرتے۔

(بحوالہ: سیرتِ طیبہ)

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کا جانوروں کے ساتھ رویے کے بارے میں مشہور برطانوی مصنف "**ایس مارگولتھ**" لکھتے ہیں:

"آپ (ﷺ) کی دردمندی کا دائرہ انسانوں تک ہی محدود نہ تھا، بلکہ آپ (ﷺ) نے جانوروں کے ساتھ بھی ظلم وزیادتی کو سخت برا کہا ہے"۔

(بحوالہ: رسولِ رحمت ﷺ)

الحمدللہ!

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی شانِ رحیمی اور کریمی کے طفیل ہر نبی اپنی قوم کے لئے رحمت بن کر آتا تھا، ظلمت وجہالت میں بھٹکتی قوم کو سیدھی راہ دکھاتا اور اللہ تعالیٰ کا تعارف کرواتا اور اُس کی ہدایت کو اُس کے بندوں تک پہنچاتا تھا۔ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ آخری نبی ہیں، اب قیامت تک کوئی اور نبی نہیں آئے گا، امت مسلمہ آخری امت ہے اور قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس کی رحمت اور سابقہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی رحمت میں یہ فرق ہے کہ آپ ﷺ سے پہلے آنے والے تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مختلف زمانوں، مختلف قوموں اور مختلف علاقوں کے لئے مبعوث ہوئے تھے، جبکہ آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس سب زمانوں اور تمام جہانوں کے لئے ذریعہ ہدایت ہے اور قیامت تک کائنات آپ ﷺ ہی کے سایہ رحمت میں رہے گی۔ آپ ﷺ کی رحمت دنیا میں بسنے والے سب لوگوں، خواہ وہ کسی رنگ ونسل یا مذہب وملت سے تعلق رکھتے ہوں، مومن و کافر، سبھی آپ ﷺ کے دامنِ رحمت میں پناہ لئے ہوئے ہیں۔ اقوام عالم کو چاہئے کہ وہ رحمۃ للعالمین، پیغمبرِ اسلام، حضرت محمد ﷺ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کریں اور دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیں۔